مواعظِ اختر
نمبر ۷

اولیاء اللہ
کی
حسین زندگی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اِدارۂ تالیفاتِ اختریہ
بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی
www.hazratmeersahib.com

بہ فیضِ صحبتِ ابرارؔ یہ دردِ محبت ہے | بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اُس کی اشاعت ہے
محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہے تیرے نازوں کے | جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

یہ انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنی جملہ تصانیف پر تحریر فرمایا کرتے تھے۔

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

مرشدنا و مولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: اولیاءاللہ کی حَسین زندگی

نامِ واعِظ: محبی ومحبوبی مرشدی ومولائی سراج المِلّت والدِّین شیخ العرب والعجم عارف باللہ قطب زماں مجددِ دوراں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ: ١٨؍مئی ١٩٩٠ء بروز جمعۃ المبارک

مقام: مسجد اشرف گلشن اقبال کراچی

موضوع: اولیاءاللہ کی حَسین زندگی

مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب دامت برکاتہم
خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ اوّل: ١٢ محرم ١٤٣٦ھ مطابق ٥ نومبر ٢٠١٤ء

ناشر: اِدارہ تالیفاتِ اختریہ
بی ٨٤، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ١٢ کراچی

فہرست

عنوانات | صفحہ نمبر



اولیاء اللہ کی حسین زندگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ○

(سورۃ الرعد، آیت:۲۸)

اس وقت قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کے ذِکر سے دلوں کو چین ملتا ہے۔ اس آیت پر حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نوراللہ مرقدہٗ کا ایک وعظ ہے جس کا نام ہے ''راحت القلوب'' یعنی دلوں کی راحت۔

دُنیا کی کوئی چیز چین نہیں پہنچا سکتی

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے اندر بہت ہی ضروری مضمون بیان فرمایا ہے کہ ساری دنیا اطمینان اور چین تلاش کر رہی ہے، ساری کائنات کی ہر حرکت و سکون اطمینان کے حصول کے لیے ہے، ہر انسان بھاگا جا رہا ہے، کوئی مچھلی کے شکار کے لالچ میں کشتی چلا رہا ہے، کوئی کپڑے کی دکان کھول رہا ہے، ڈاکٹر مریضوں کا علاج کر رہا ہے، گرمی لگ رہی ہے تو ایئر کنڈیشن لگا رہا ہے، مرنڈا کی ٹھنڈی بوتل پی رہا ہے، غرض دنیا میں جتنی بھی حرکات ہیں سب کا مقصد سکون اور اطمینانِ قلب ہے، لیکن ان تمام جائز حرکتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں

کہ مرنڈا اور سیون اَپ کی ٹھنڈی بوتل پینے سے حلق تو ٹھنڈا ہو جائے گا اور ایئر کنڈیشن اور پنکھوں سے کھال تو ٹھنڈی ہو جائے گی لیکن دل کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہماری یاد میں ہے، اگر تم کو ہماری یاد کی توفیق نہیں ہے تو ایئر کنڈیشن تمہاری کھال ٹھنڈی کر دیں گے، آپ اس کی کھال کو پکڑیں گے تو جب کھال ٹھنڈی ٹھنڈی معلوم ہوگی تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ یہ ائیر کنڈیشن میں گھسا بیٹھا ہے لیکن جب اس کا حال پوچھو گے کہ تمہارا حال بھی اچھا ہے؟ تمہارے دل میں بھی ٹھنڈک ہے؟ تو وہ یہ کہے گا کہ دل تو آتشِ غم سے جل رہا ہے، غم کی آگ سے دل جل رہا ہے۔

دلوں کا چین صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر یعنی فرمانبرداری میں ہے

تو معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا دنیا میں کوئی چیز ہمارے دل کو اطمینان اور چین نہیں پہنچا سکتی، اس دعوے کی دلیل خود اس آیت کے اندر موجود ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بِذِکۡرِ اللّٰہِ کو مقدم فرمایا، عربی گرامر جو لوگ جانتے ہیں علماء حضرات وہ جانتے ہیں کہ جب کسی چیز کو جو بعد میں آنی چاہیے اس کو پہلے بیان کیا جاتا ہے تو اس میں حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ تو کیا ترجمہ ہوگا اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کا ایک ترجمہ تو یہ ہے کہ اللہ کے ذکر سے دل کو چین ملتا ہے۔ یہ ترجمہ صحیح نہیں، یہ ترجمہ کافی نہیں ہے کہ اللہ کی یاد سے دل کو چین ملتا ہے، یہ ترجمہ کافی نہیں ہے، اللہ ہی کی یاد سے دل کو چین ملتا ہے، اب ترجمہ ہوا کیونکہ بِذِکۡرِ اللّٰہِ مقدم فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ اصل میں عبارت تو عربی کی یوں ہے، اَلَا تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ بِذِکۡرِ اللّٰہِ دلوں کو چین ملتا ہے اللہ کی یاد سے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کو مقدم فرمایا جس کا عربی گرامر کے قانونی لحاظ سے ترجمہ کرنا پڑے گا اور حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ترجمہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

ہی کی یاد سے دل کو چین ملتا ہے، ہی لگانا پڑے گا، اللہ تعالیٰ ہی کی یاد سے دونوں معنوں میں فرق ہوا کہ نہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے چین ملتا ہے تو معلوم ہوا اور چیزوں سے بھی چین مل سکتا ہے، اللہ میاں کے نام سے بھی چین ملتا ہے اور مچھلی کھانے سے بھی چین ملتا ہے، مرنڈا پینے سے بھی چین ملتا ہے، ایئر کنڈیشن سے بھی چین ملتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے بِذِكْرِ اللّٰهِ کو تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پر مقدم فرما کر اس مفہوم کو بیان کردیا کہ صرف اللہ ہی کی یاد سے دل کو چین ملتا ہے۔

ذکر روح کی غذا ہے

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ؎

ذِکرِ حق آمد غذا ایں روح را

اس روح کی غذا صرف اللہ کی یاد ہے، روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے۔ یہ کھانا پینا، مکان، بال بچے روح کی غذا نہیں ہیں، کیونکہ ہر ایک کی غذا اس کے علاقہ کی مناسبت سے ہوتی ہے جیسے بنگلہ دیش کا ایک آدمی آئے، اس کو آپ کتنا ہی چپاتی اور کباب اور بریانی کھلائیں لیکن اگر مچھلی نہ کھلائیں تو کہتا ہے کہ ہمارا پیٹ نہیں بھرا، ہماری غذا مچھلی ہے۔ قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے کہ کُلُّ مَنْ یَّسْکُنُ عَلٰی شَاطِئِ الْبَحْرِ جتنے لوگ ساحلی علاقوں میں رہتے ہیں، سمندر کے کنارے رہتے ہیں ان کی غذا مچھلی ہے، اب حیدر آباد دکن کا مہمان ہو اور آپ اس کو کھٹائی نہ کھلائیں تو اس کو مزہ نہیں آتا، کیونکہ وہاں کھٹائی بہت کھائی جاتی ہے، تو ہر علاقہ کی ایک غذا ہوتی ہے۔ اسی طرح روح جس علاقہ سے آئی ہے یعنی اللہ کے پاس سے آئی ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ﴾

(سورۃ الاسراء، آیت:۸۵)

اے نبی! آپ اعلان کردیجئے کہ روح عالمِ امر سے آئی ہے، اللہ کے پاس سے آئی ہے، تو جب روح کو وہاں کی غذا ملے گی یعنی اللہ کے نام کی غذا ملے گی تب ہی اس کو چین آئے گا، سکون ملے گا۔

ایک نادانی کی اصلاح

دنیا میں کتنے مالدار لوگ ہیں، بنگلوں پر بنگلے بنائے جارہے ہیں، بینک بیلنس بڑھتا جارہا ہے، ایک ایک مکان کیا چھ چھ مکانوں کے کرائے آرہے ہیں، ہر بیٹے کے پاس ایک موٹر ہے، ہر وقت شامی کباب اور بریانی کھا رہے ہیں۔ شامی کباب سے یاد آیا کہ ایک صاحب میرے لئے شامی کباب لائے تو انہوں نے کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ کباب کیوں ہم لائے ہیں؟ ہماری بیوی نے کہا کہ ان کی تقریر میں شامی کباب بہت بیان ہوتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں اس کو اس نیت سے تھوڑی بیان کرتا ہوں کہ کوئی میرے لئے شامی کباب لائے، میرا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ شامی کباب میں وہ بات نہیں جو اللہ کی یاد میں ہے، شامی کباب تو کافر بھی کھا سکتا ہے، لیکن اللہ کا نام تو مومن ہی لیتا ہے اور ان کے عاشقوں ہی کو یہ غذا نصیب ہوتی ہے، دونوں کی غذاؤں میں فرق ہے، شامی کباب اور بریانی کافر بھی کھا سکتا ہے لیکن اللہ کی یاد کافر نہیں پا سکتا۔

کافروں کی دنیا پر نہ للچاؤ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امریکا، جاپان اور ہندو بنیوں کو اور کافروں کو بہت دنیا ملی ہے اور مسلمان وضو کرتے ہیں، تہجد پڑھتے ہیں مگر پھر بھی چٹائیاں توڑ رہے ہیں، ان کے اندر وہ مالداری نہیں آئی تو معلوم ہوا کہ اللہ میاں اپنے

دشمنوں کو اتنا مال کیوں دیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو اور ایمان والوں کو اتنا کم کیوں دیتے ہیں، تو میں نے اس کا جواب دیا۔

دشمنوں کو عیشِ آب و گِل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

جو اللہ کے دشمن ہیں اللہ نے ان کو آب اور گِل یعنی پانی اور مٹی کی دنیا دے دی، آب معنی پانی اور گِل معنی مٹی۔ آپ کہیں گے کہ پانی اور مٹی کی کیا چیز دی؟ تو مکان کس چیز سے بنا ہے؟ مکان کی ریسرچ کیجئے تو پانی اور مٹی ہی تو ہے، اور عورت کیا چیز ہے؟ بچے کیا چیز ہیں؟ شامی کباب اور بریانی کیا چیز ہے؟ کپڑے کیا چیز ہیں؟ سب کو مٹی میں دفن کر کے دیکھو، سال چھ ماہ میں سب مٹی نظر آئیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ پوری دنیا مٹی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے اپنا ایک اور پرانا شعر یاد آیا۔

کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے جوانی کو

مٹی کی شکلوں پر اپنی زندگی کو مت تباہ کرو۔ اپنے جسم کو اس اللہ پر فدا کرو جس نے آپ کے جسم کو بنایا ہے، اگر مٹی، مٹی پر مٹی ہوگئی یعنی آپ مٹی کی شکلوں پر پاگل ہوگئے تو یہ مٹی، مٹی پر فدا ہوئی ہے، قیامت کے دن اس کی کیا قیمت لگے گی، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم نے میری دی ہوئی زندگی کو کہاں استعمال کیا؟ تو مٹی مثبت مٹی آخر میں ٹوٹل مٹی ہی آئے گا۔ تو دنیا میں جتنے لوگ اللہ سے دور ہیں، ان کو کتنی ہی دنیا مل جائے لیکن آپ ان پر لالچ نہ کریں، قارون کا خزانہ دیکھ کر بیوقوف لوگوں نے لالچ کیا تھا:

﴿یٰلَیۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ قَارُوۡنُ﴾

(سورۃ القصص، آیت:۷۹)

قارون کے خزانے دیکھ کر بعضوں نے کہا تھا کہ کاش ہمارے پاس بھی اتنا خزانہ ہوتا، لیکن جو اللہ والے تھے انہوں نے کہا کہ ہلاکت ہو تم پر تم ایسی تمنا بھی نہ کرو، قارون اللہ کے غضب کے سائے میں ہے، جس پر اللہ کا غضب ہے اس کی نعمت کو دیکھ کر مت للچاؤ، جن سے اللہ ناراض ہو ان کی بریانی و کباب کو دیکھ کر مت للچاؤ۔

کفار کے سامانِ عیش کا انجام دائمی عذاب ہے

حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انگریزوں کے زمانے میں جس کو پھانسی ہوا کرتی تھی تو انگریز حکومت اعلان کرتی تھی کہ ایک مہینے بعد تم کو پھانسی ہونی ہے تو ایک مہینہ کے اندر تم شاہی پیسے سے جو چاہو کھاؤ، رس ملائی کھاؤ، سمندر دیکھو، ہر خواہش پوری کرو، لیکن جب اخبار میں آتا تھا کہ اس کو ایک ماہ کے بعد پھانسی دی جائے گی تو اس کی رس ملائی، شامی کباب اور بریانی پر کوئی لالچ نہیں کرتا تھا، ہر آدمی کہتا تھا کہ اللہ بچائے ایسی آرزو سے جس کے بعد پھانسی ہونے والی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جس کو ایمان دیتے ہیں، وہ دنیا کی چند دن کی لذتوں کو چھوڑ دیتا ہے کہ جس کے بعد پھانسی ہونے والی ہے، لہٰذا جو اللہ سے غافل ہیں اپنے ان دشمنوں کو اللہ پاک نے کیا دیا؟ پانی اور مٹی دی ہے ۔

دشمنوں کو عیشِ آب و گل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا

اللہ نے اپنے دشمنوں کو عیشِ آب وگل دیا اور اللہ والوں کو اپنی محبت کا درد بخشا جس کی برکت سے وہ تلاوت میں، ذکر اللہ میں، مناجات میں، اشکبار آنکھوں سے مزے لوٹ رہے ہیں، لذتِ مناجات کا کیا پوچھتے ہو۔ حاجی امداد اللہ

صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیت اللہ کے اندر عشاء کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر مناجات شروع کی تو فجر کی اذان ہوگئی لیکن انہوں نے سجدہ سے سر نہیں اُٹھایا اور پوری رات یہ شعر پڑھتے رہے۔

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن
گر بدم من سرِّ من پیدا مکن

اے اللہ! مجھے قیامت کے دن ذلیل اور رسوا نہ کرنا، اگرچہ ہم برے ہیں لیکن آپ ہماری برائی کو چھپا لیجئے، اپنی مخلوق پر ظاہر نہ کیجئے۔ اس شعر پر حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساری رات روتے رہے، لذتِ مناجات کا مزہ لیتے رہے۔ اللہ سے مانگنے میں کیا مزا آتا ہے یہ غیر عاشق کیا جانے، اللہ سے مانگنے میں خود بہت مزہ ہے، اور اللہ کو دینے میں مزہ ہے، ہمیں مانگنے میں مزہ دیا اور اگر اللہ اپنی کسی حکمت کے تحت دینے میں دیر کرے تو ان سے مسلسل سوال کرنے اور مانگنے کا مزہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

امید نہ بر آنا امید بر آنا ہے
اک عرضِ مسلسل کا کیا خوب بہانہ ہے

دعا کی قبولیت میں تاخیر ہونے کا راز

مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جب دعا قبول ہونے میں دیر ہو تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سے بہت خوش ہو رہے ہیں، چاہتے ہیں کہ میرا یہ بندہ مجھ سے بہت دن تک مانگے ورنہ اگر اس کی آرزو ابھی پوری کر دوں تو یہ پھر غفلت میں مبتلا ہو جائے گا۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بلبل جب چہکتا ہے تو اس کو پکڑ کر پنجرہ میں ڈال لیتے ہیں تاکہ اس کی آواز سنتے رہیں۔ اسی طرح جب بندہ رو رو کے اللہ سے دعائیں کرتا ہے، چاہے اپنی اصلاحِ نفس کے لئے

کرے یا دنیا کی کسی پریشانی کے دور ہونے کے لئے کرے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! بہت دن سے تیرا یہ مومن بندہ رو رو کر دعا مانگ رہا ہے، آپ اس کی دعا کو جلد قبول فرما لیجئے، اس کی حاجت کو جلد پوری کر دیجئے، کیا بات ہے کہ آپ دیر کر رہے ہیں، فرشتے اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے بندۂ مؤمن کی دعا کو جلد قبول کر لیجئے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ؎

یا خدایا گفتن اعراض او
خوش ہمی آید مرا آواز او

اے فرشتو! مجھے اپنے اس مومن بندہ کی دعا میں بہت مزہ آ رہا ہے، مجھے اس کی آواز بہت اچھی لگ رہی ہے جو کہتا ہے کہ یا خدا! میری پریشانی کو دور کر دیجئے، مجھے صحت دے دیجئے، یا میرے گناہوں کی گندی عادت کو مجھ سے چھڑا دیجئے، میں آپ کے غضب میں جی رہا ہوں، یہ جینا میرے لیے نامبارک جینا ہے۔ جو اللہ کو ناخوش کر کے اپنے نفس میں حرام خوشی درآمد کرتا ہے اس سے بڑھ کر منحوس اور ملعون خوشی، اللہ کے غضب والی خوشی دنیا میں نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دوزخ سے کم نہیں

مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جس وقت بندہ کسی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے، سڑکوں پر بدنظری کرتا ہے یعنی عورتوں کو دیکھتا ہے، وہ اسی وقت دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے ؎

گر گرفتارے صفاتِ بد شدی
ہم تو دوزخ ہم عذابِ سرمدی

اگر کوئی کسی بری عادت میں، کسی گناہ میں مبتلا ہے تو مولانا رومی فرماتے ہیں کہ وہ خود دوزخ میں ہے، اسے دوزخ کی کیا ضرورت ہے، کہاں دوزخ تلاش کرنے

جارہے ہو، اللہ کی نافرمانی خود دوزخ ہے۔ اگر ذرا سا بھی قلب سلیم ہو اور ذوقِ سلیم ہو اور دل پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو تو ہر گناہ سے اس کو مغزِ دماغ میں کھونٹا داخل ہوتا معلوم ہوگا جیسے کوئی دماغ میں کھونٹا داخل کررہا ہو، دل کو پاش پاش کررہا ہو، جس نے بھی کہا ہے کہ کاش ہم یہ گناہ کرلیتے، ہمیں اس گناہ کا موقع مل جاتا، تو جب اس نے کہا اے کاش! تو دل ہوا پاش پاش یعنی دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ مفتی محمود حسن گنگوہی دامت برکاتہم نے مکہ مکرمہ میں مجھ کو ایک شعر سنایا تھا ؎

پہلے اس نے مُس کہا پھر تَق کہا پھر بِل کہا
اس طرح ظالم نے مستقبل کے ٹکڑے کردیئے

دیکھو! اتنے بڑے عالم اور مفتی صاحب نے یہ شعر سنایا ہے، معلوم ہوا کہ ان ظالموں سے دور رہو، ان حسینوں سے دور رہو ورنہ یہ تمہارے مستقبل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے اور مستقبل چھوڑو حال بھی خراب ہوجائے گا، دل پر اسی وقت نقد عذاب آجائے گا، دل پر پریشانی آجائے گی، جس وقت گناہ کا زیرو پوائنٹ شروع ہوتا ہے یعنی انسان کسی گناہ کا نقطۂ آغاز کرتا ہے یعنی اللہ کی نافرمانی کی راہوں سے آنکھ کے کونے سے بھی کسی حسین کو دیکھتا ہے تو اسی وقت اس کے قلب کی حالت بگڑ جاتی ہے، اس کے دل کا سکون چھن جاتا ہے۔

اہل اللہ کی صحبت کے باوجود تقویٰ نہ ملنے کی وجہ

ایک دیوار کے ساتھ بہت سے انجینئر بیٹھے ہوئے ہیں اور دیوار نوّے درجہ کے زاویہ سے ذرا سی جھک جائے، سیدھی دیوار نوّے درجہ کے زاویہ پر ہوتی ہے، اگر ذرا سی بھی جھک جائے تو سارے انجینئر فیصلہ کرتے ہیں کہ اب اس بلڈنگ کی خیریت نہیں ہے، اس مکان کے رہنے والے سب بھاگ جائیں،

کیونکہ یہ مکان گرنے والا ہے، دیوار کی استقامت یعنی اس کا سیدھا پن ختم ہوگیا ہے، تو دل جب تک اللہ کی طرف سیدھا رہتا ہے مستقیم ہوتا ہے، اللہ کی طرف رخ رکھتا ہے تو وہ خود بھی چین سے ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی چین ملتا ہے اور جس کا دل غیر اللہ کی طرف ذرا سا جھک گیا، یہ خود بھی بدحواس ہوتا ہے اور اس کے پاس جو بیٹھیں گے ان کا بھی چین اڑ جائے گا، جو حواس باختہ کے ساتھ رہتا ہے، وہ خود بھی حواس باختہ ہوجاتا ہے، بے چینوں کے پاس بے چینی ملتی ہے اور چین والوں کے پاس چین ملتا ہے، جن کے دل اللہ کے تعلق سے چین میں ہیں، ان کے پاس بیٹھو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی ساری بے چینی دور ہوجائے گی۔ فریج میں گرم پانی کی بوتل رکھو تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہوجائے گی یا نہیں؟ اسی طرح جن کے دل اور دماغ گناہوں کی آگ میں جلنے سے گرم ہورہے ہیں تو اہل اللہ کی صحبت سے ان کو ٹھنڈک اور سکون مل جاتا ہے اور توفیقِ توبہ بھی نصیب ہوجاتی ہے، اگر کسی شخص کو اہلِ اللہ کی صحبت سے تقویٰ نہ ملے تو یہ مخلص نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ:

﴿وَ كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ۝﴾

(سورۃ التوبۃ، آیت:۱۱۹)

جو صادقین کے ساتھ رہتے ہیں ان کو تقویٰ کی حیات مل جاتی ہے، بس وہ پکا ارادہ کرلیں، جان کی بازی لگادیں کہ ہمیں تقویٰ کی زندگی اختیار کرنی ہے، گناہ چھوڑنا ہے چاہے زندگی رہے یا نہ رہے۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقریر میں ایک شعر پڑھا کرتے تھے ؎

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں
اب تو اس دل کو تری خاطر بنانا ہے مجھے

اگر پکا ارادہ کرلو کہ ہمیں اللہ کو ناراض نہیں کرنا ہے، اللہ کی ناخوشی کی

راہوں سے حرام خوشیوں کو اپنے نفس میں امپورٹ نہیں کرنا ہے، درآمد نہیں کرنا ہے، استیراد نہیں کرنا ہے۔ میں نے تین زبانوں میں، آپ کو سمجھا یا عربی، انگلش اور فارسی درآمد فارسی، انگلش امپورٹ اور عربی استیراد یعنی کسی چیز کو باہر سے منگوانا۔ تو جو لوگ اللہ کو ناخوش کرکے اپنا جی خوش کررہے ہیں، واللہ! یہ اپنے اوپر عذاب کی پیشکش کررہے ہیں، اپنے پیروں پر اپنے ہاتھوں سے کلہاڑی ماررہے ہیں، اگر ان کے سروں پر قرآن رکھ کے پوچھو کہ بتاؤ کیا تم چین میں ہوتو وہ خود ہی یہ کہتے ہیں کہ ہائے چین تو نہیں ہے۔

یارِ شب را روزِ مہجوری مدہ

اے اللہ! جن کو آپ نے اپنے قرب کا مزہ چکھایا، ان کو دوری کے عذاب سے بچائیے۔

تو میرے دوستو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے دنیا والو! تم کہاں چین حاصل کررہے ہو، سینما میں، وی سی آر میں، حرام غذاؤں میں، دوسرے کی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کو بری نظر سے دیکھنے میں۔ یادرکھو! ان سب چیزوں سے ہرگز چین نہیں پاؤ گے۔ میرے شیخِ ثانی حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کے استاد مولانا اسعد اللہ صاحب نے کیا عمدہ شعر فرمایا۔

عشقِ بتاں میں اسعد کرتے ہو فکرِ راحت
دوزخ میں ڈھونڈتے ہو جنت کی خوابگاہیں

حسینوں کو دیکھ کر للچا للچا کر اپنے آرام کا انتظام کررہے ہو، تم دوزخ میں جنت تلاش کررہے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال

جس سے اللہ ناراض ہو، واللہ! وہ چین نہیں پا سکتا، جس سے اللہ

ناراض ہوتا ہے، اس کو چین نہیں مل سکتا، چین کا خواب بھی نظر نہیں آئے گا، اور جس کے دل پر ان کے کرم کی نظر پڑ جائے وہ دل بادشاہوں سے زیادہ مست اور چین سے رہتا ہے اور جس سے اللہ کی نظر بدل جائے وہ جہاں بھی جائے گا پریشان رہے گا۔

نگاہِ اقرباء بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر ایک اُن کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جب اللہ کی نظر بدل جاتی ہے تو بیوی کی نظر بھی بدل جاتی ہے، بچوں کی نظر بھی بدل جاتی ہے، جانور پالا ہے تو وہ بھی سرکش ہوجائے گا، سارے جہاں سے پتھر اور گالیاں ملیں گی، سارے جہاں سے ذلت وخواری ملے گی، ہر طرف سے کتے بھونکیں گے، ہر طرف سے عذاب بارش کی طرح برسے گا۔ اس پر میرا یہ اُردو شعر ہے۔

نگاہِ اقرباء بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر ایک اُن کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جس کے دل پر اللہ کی رحمت کی نظر پڑ جائے وہ دل ایسا چین پاتا ہے کہ سلاطین کو بھی للکارتا ہے، رومانٹک دنیا اس چین کو کیا جانے، یہ تو پاگل خانہ جانے کے قابل ہے، ان کو یہ چین کہاں نصیب، ان کو ویلیم فائف کی گولیوں سے نیند آرہی ہے، جنہوں نے غیر اللہ سے دل لگا رکھا ہے، ان کو چین تو نصیب ہے ہی نہیں ہے نیند سے بھی محروم ہیں، یہ ظالم کیا جانیں کہ چین کس کا نام ہے۔ دیکھو! چین کس کو ملتا ہے۔ ذرا اس شعر کو سمجھو۔

جس طرف کو رُخ کیا تو نے گلستاں ہوگیا
تو نے رخ پھیرا جدھر سے وہ بیاباں ہوگیا

اللہ نے جس دل کو پیار سے دیکھ لیا وہ باغ وبہار ہوگیا اور اللہ جس سے ناراض ہوگیا،

جیسے ہی گناہ کا زیرو پوائنٹ، گناہ کا نقطۂ آغاز ہوتا ہے ویسے ہی اللہ کی نظر بدل جاتی ہے کہ یہ ظالم گناہوں کے مقدمات کو شروع کررہا ہے۔

آنکھوں کا زنا

ایک تو گناہ کرنا ہے، ایک گناہ سے پہلے کچھ سیڑھیاں ہوتی ہیں، جیسے زِنا کی سیڑھی آنکھوں کا غلط استعمال کرنا ہے، لوگ بدنظری کو معمولی گناہ سمجھتے ہیں حالانکہ بخاری شریف کی حدیث ہے، سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے لوگو! کسی کی ماں، بیٹی، بہن کو مت دیکھو:

((زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ))

(صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، ج:۲، ص:۹۲۲)

یہ آنکھوں کا زِنا ہے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی آنکھوں کا غلط استعمال کررہا ہے، چاہے عورت ہو یا مرد، اگر عورت کسی غیر مرد کو دیکھتی ہے یا مرد کسی عورت کو دیکھتا ہے اور ٹیلی ویژن بھی اسی وجہ سے حرام ہے کہ ٹیلی ویژن میں عورتوں کو غیر مرد نظر آتے ہیں اور مردوں کو غیر عورتیں نظر آتی ہیں، مردوں کا اپنی بیوی کے علاوہ غیر عورتوں کو دیکھنا حرام ہے، اسی طرح عورتیں ٹیلی ویژن پر کرکٹ میچ دیکھ رہی ہیں، محمد علی کلے کی باکسنگ دیکھ رہی ہیں اور بعضوں کی ران بھی کھلی ہوتی ہے اور ٹانگ بھی کھلی ہوتی ہے بلکہ خالی لنگوٹ والوں کی کشتیاں بھی عورتیں دیکھ رہی ہیں۔ اللہ اپنے غضب سے بچائے، کتنے بڑے گناہ کی بات ہے، آج ٹیلی ویژن کی خباثت سے گھروں میں اخلاق خراب ہورہے ہیں، بھائی بہن کے اخلاق خراب ہورہے ہیں، وہیں بیٹی بھی بیٹھی ہے ابا بھی بیٹھے ہیں اور بے ہودہ فلمیں دیکھ رہے ہیں، یہ کیا ہے؟ اللہ کی رحمت سے بچ رہے ہیں ورنہ کسی وقت بھی جو عذاب آجائے کم ہے، ہمارے گناہ اتنے زیادہ

بڑھتے جا رہے ہیں۔

ذکرواذکار کی کثرت نہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا مطلوب ہے

تو دوستو! اس لئے عرض کرتا ہوں کہ چاہے آپ وظیفہ کم پڑھیں، نفلیں کم پڑھیں لیکن اللہ کے لئے کسی نافرمانی میں ابتلاء مت ہونے دو، کوشش کرو کہ ایک سیکنڈ بھی، ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذرے، پھر دیکھو جنت کس کا نام ہے، ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذارو اور ہر سانس کو اللہ کی مرضی اور اس کی خوشی پر فدا کردو، زندگی کا حاصل یہی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کہتے ہیں کہ مجھے آپ کا ایک شعر بہت پسند ہے ؎

وہ مرے لمحات جو گذرے تمہاری یاد میں
بس وہی لمحات میری زیست کا حاصل رہے

زندگی کا حاصل وہ سانس ہے جو اللہ کی یاد میں گذر جائے، جو مناجات میں، ذکر اللہ میں گذر جائے، اللہ ایسی سانس اور ایسی زندگی سے بچائے جو ان کی نافرمانی میں گذرے۔ بتاؤ! ہماری آنکھ کس نے بنائی؟ اور اس میں روشنی کس نے دی؟ اگر خدا مادرزاد اندھا پیدا کرتا تب نظر اِدھر اُدھر ڈال سکتے تھے؟ اللہ کے احسان کا یہ شکر یہ ادا کر رہے ہو؟ لہٰذا ہر وقت یہ مراقبہ کرو کہ اللہ دیکھ رہا ہے، جب گناہ کے تقاضے بے چین کریں تو فوراً مراقبہ کرو کہ اللہ یہاں موجود ہے اور بے شمار نگاہوں سے ہم کو اس حالت میں دیکھ رہا ہے کہ یہ نالائق دل میں کیسے خبیث خیالات پکا رہا ہے، گناہوں کے کیا کیا تصور کر رہا ہے، اللہ کے سامنے ہمارا دل ایسا ہے جیسے ہم سورج کو دیکھتے ہیں، اس سے بھی زیادہ ہمارا دل ان کے سامنے رہتا ہے۔ اس لئے دل کی خیانت بھی حرام ہے، دل کے اندر بھی اللہ کی نافرمانی کے خیالات مت پکاؤ، نظر اور دل دونوں خیانتیں حرام ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الصِّحَّۃَ وَالۡعِفَّۃَ کی عجیب شرح

بمبئی میں میرے شیخ نے اٹھائیس ڈاکٹروں کی مجلس میں مجھے فرمایا کہ تم ان ڈاکٹروں کے موضوع کے مطابق کوئی بیان کرو۔ میں نے اللہ سے دعا کی، اللہ پاک نے اسی وقت دل میں ڈال دیا۔ ڈاکٹروں کا موضوع کیا ہے؟ صحت اور تندرستی۔ لہٰذا میں نے وہی حدیث پڑھی کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الصِّحَّۃَ وَالۡعِفَّۃَ وَالۡاَمَانَۃَ وَحُسۡنَ الۡخُلُقِ وَالرِّضَا بِالۡقَدۡرِ وَالۡعَیۡشَ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ))

(شعب الایمان للبیہقی)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے عرض کیا اے اللہ! میں آپ سے صحت مانگتا ہوں، آپ سے صحت وتندرستی کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے بعد وَالۡعِفَّۃَ مانگا اور ہم کو عفیف اور پاک دامن رکھیئے، پاک دامن اسے کہتے ہیں جو زنا، بدکاری اور شہوت کے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صحت کا عفت کے ساتھ بڑا تعلق ہے، جتنے زانی اور بدکار ہیں آپ ان کی صحت کو دیکھئے، ان کے چہروں کو دیکھئے تو چہروں پر بارہ بج رہے ہیں، آنکھیں اندر کو دھنس رہی ہیں، خاک اڑ رہی ہے، صحت خراب ہو رہی ہے۔ تو نبی اکرم تمام پیغمبروں کے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم کو صحت نصیب فرمایئے، پھر اس کے بعد عفت مانگی، معلوم ہوا کہ صحت کا عفت سے جوڑ ہے، جو جتنا پاک دامن ہوتا ہے، تقویٰ سے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی صحت کو سلامتی اور تحفظ دیتا ہے۔ اور انسان عفیف اور پاک دامن کب رہے گا؟ اس کو تیسری دعا میں مانگا، دو دعائیں ہو چکی کہ اے اللہ! صحت دیجئے، عفیف رکھیئے، جو

عفیف رہے گا اس کی صحت اچھی رہے گی، اس کے بعد وَالْاَمَانَۃَ مانگا یعنی عفیف کب رہو گے؟ پاک دامن کب رہو گے؟ جب امانت ہوگی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت مانگی یعنی اللہ ہماری آنکھوں کو امانت نصیب فرما اور دل کو امانت نصیب فرما۔

امانت کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ آنکھیں امانت دار ہوں اور دوسرے دل امانت دار ہو، اللہ پاک قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں:

﴿یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ○﴾

(سورۃ الغافر، آیت:۱۹)

اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوریوں کو جانتا ہے۔ جب تم آنکھوں سے خیانت کرتے ہو، پرائی ماں، بہن اور بیٹیوں کو دیکھتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جب آنکھوں کی خیانت بدنظری ہوئی تو آنکھوں کی امانت نظر کی حفاظت ہوئی اور وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ اور تمہارے سینوں کے اندر جو برے برے خیالات پکتے ہیں اللہ ان کو بھی جانتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ دل پاک ہوگا تو آنکھیں پاک ہوں گی اور ایسا شخص ہی عفیف رہے گا۔

اس کے بعد مانگا وَحُسْنَ الْخُلُقِ اور آنکھیں پاک کب رہیں گی دل کب پاک رہے گا، جب اخلاق اچھے ہوں گے، جس پر شہوت کا غلبہ ہوگا جس پر غصہ غالب ہو جائے گا، وہ ماں باپ کو بھی گالی دے گا، ماں باپ سے بھی لڑ جائے گا، پیر سے بھی لڑ جائے گا کہ ہم دوسرا پیر تلاش کریں گے، تم ہم کو اچھے نہیں لگتے، تم ہم کو کیوں ڈانٹتے ہو۔ تو پیر سے بھی غصہ سے بات کرے گا لہٰذا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے اچھے اخلاق کی درخواست کی۔

تو صحت کیسے ٹھیک رہے گی؟ جب عفیف رہو گے۔ عفیف کب رہو گے؟ جب امین رہو گے، بری نظر سے آنکھوں کو بچاؤ گے، گندے خیالات

سے دل کو بچاؤ گے، اور امانت کب ملے گی؟ جب اخلاق اچھے ہوں گے۔ اور اچھے اخلاق کب ملیں گے؟ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ جب اپنی تقدیر پر راضی رہو گے، جیسی بیوی دے دی اس پر راضی رہو، جیسی اولاد دے دی، جیسا کاروبار دے دیا، اللہ چٹنی روٹی کھلائیں تو خوش رہو اور بریانی، شامی کباب کھلائیں تو بھی خوش رہو، دیکھو اپنی ماں چٹنی روٹی کھلائے اور ساری دنیا کی مائیں بریانی کھلائیں تو بچہ دوسری ماؤں کی بریانی سے کمزور ہوتا چلا جائے گا اور اپنی ماں چٹنی روٹی کھلائے گی تو اس سے تن درست رہے گا، اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے جو ملے، اس پر راضی رہو، ان شاء اللہ تعالیٰ اسی سے تن درست رہو گے، بریانی کھانے والوں کو دیکھا کہ ان کا معدہ خراب ہے، السر ہو رہا ہے اور چکنائی سے ان کا کولیسٹرول بڑھ رہا ہے، ڈاکٹر ان کو منع کر رہے ہیں کہ بریانی مت کھاؤ جبکہ بعض لوگ پیاز، روٹی، چٹنی کھا کر لال ہو رہے ہیں، ان کو خون نکلوانا پڑتا ہے، صحت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ تو ان تمام نعمتوں کے بعد آخر میں ہے وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اے اللہ! اپنی تقدیر پر ہم کو راضی رکھئے، یہ بہت بڑی نعمت ہے، پھر جب انسان اپنی بیوی پر راضی رہے گا تو دوسرے کی بیوی کو کیوں دیکھے گا؟ جب یہ کہے گا کہ اے اللہ! جو آپ نے دی یہ ہماری بیوی ہمارے لئے نعمت ہے، اب رہ گیا حسن تو ساری دنیا کی عورتیں لیلیٰ جیسی حسین نہیں ہیں ورنہ سب لوگ مجنوں ہو جاتے پھر کاروبار کیسے چلتا۔ فرض کرو کہ ہر ایک کو ایک لیلیٰ مل گئی اور سب پاگل ہو گئے اور فیکٹری، کارخانہ اور ڈاکٹروں کا مطب سب خالی ہو گیا، معلوم ہوا کہ سب مجنوں یعنی پاگل ہو گئے۔ اس لئے شکر ادا کرو کہ اللہ نے سب عورتوں کو لیلیٰ نہیں بنایا ورنہ آج ساری دنیا مجنوں ہوتی۔

جنت میں مسلمان عورتوں کا حسن

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں ہم مسلمان بیویاں زیادہ خوبصورت ہوں گی یا حوریں زیادہ حسین ہوں گی؟ دیکھو! کیسا پیارا سوال کیا، یہ سوال قیامت تک کی خواتین پر بڑا احسان ہے کیونکہ عورتیں سوچتی ہیں کہ جب ان مردوں کو حوریں مل جائیں گی تو جب یہ مرد یہاں بندر روڈ، صدر اور ایمپریس مارکیٹ سے گھر آتے ہیں تو ہماری طرف دیکھتے بھی نہیں کیونکہ کافی دیر تک ان کے دماغ پر انہی عورتوں کا نشہ چڑھا رہتا ہے جو سڑکوں پر بے پردہ پھر رہی ہیں، حدیث میں ہے کہ اللہ ایسی عورتوں پر لعنت کرے جو بے پردہ پھرتی ہیں اور ان کو دیکھنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہے، دونوں پر لعنت ہے، لعنت کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دوری، جو چہرے اللہ کی رحمت سے دور ہیں، ان کے دل کہاں اللہ کی رحمت سے قریب ہوں گے۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کتنا عمدہ سوال کیا کہ جب جنت میں یہ مرد حوریں پا جائیں گے تو جن کا دنیا میں یہ حال ہے کہ زیادہ حسین عورت کو دیکھ کر اپنی بیوی کی قدر نہیں کرتے تو وہاں ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔

ایک رئیس، نواب اور بڑے زمیندار میرے دوست تھے، ان کے یہاں اولاد نہیں ہوئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں دوسری شادی کرلوں، شاید اس سے مجھے اولاد مل جائے، یہ دونوں میاں بیوی میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، تو بیوی نے کہا کہ ایک شرط ہے، آپ بے شک دوسری شادی کرلیں کیونکہ مجھ سے اولاد نہیں ہوئی اللہ آپ کو اولاد دے دے لیکن میری ایک شرط ہے کہ وہ دوسری بیوی مجھ سے زیادہ حسین نہ ہو، اس نے پوچھا کہ کیوں؟ کہنے لگی کہ پھر تو تم مجھے ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھو گے۔ دیکھا! آپ نے عورتوں کی ذہنیت۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ ہماری ماں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جنت میں ہماری یہ مسلمان عورتیں زیادہ حسین ہوں گی یا حوریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ! جنت میں مسلمان بیویاں حوروں سے حسین کردی جائیں گی۔ لیجئے صاحب اور کیا چاہیے، آپ کیوں ان کو بھنگن سمجھ رہے ہیں، یہ ٹیڑھی ناک منہ کی جیسی بھی ہیں جنت میں انتہائی حسین کردی جائیں گی لہٰذا ان کے ساتھ دنیا کی چندروزہ زندگی ہنسی خوشی بسر کرلو، جیسے لڈو ٹیڑھے میڑھے بھی اچھے ہوتے ہیں اور ان سے اللہ نے اولاد دی ہے، اگر کوئی بچہ قیامت کے دن آپ کی سفارش کردے تو کام بن گیا، کتنی عورتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹے بچے مر چکے ہیں، حدیث پاک میں ہے کہ جن کا بچہ بالغ ہونے سے پہلے پہلے انتقال کرجائے ایسے بچے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گے کہ اے اللہ! ہمارے ماں باپ کو جنت میں داخل کریں، ہم انہیں دوزخ میں نہیں جانے دیں گے، اور اللہ میاں کو ان کا جھگڑنا پسند آئے گا، تو ایسی خواتین جن کے ایک دو بچے انتقال کر گئے وہ ماں باپ کی بخشش کا سہارا بنیں گے یا نہیں؟ اگر یہ بیبیاں نہ ہوتیں تو یہ سہارے کہاں سے ملتے؟ اگر کسی کا بچہ حافظ ہوگیا تو اپنے خاندان کے دس ایسے افراد کو بخشوائے گا جن کے لئے دوزخ کا فیصلہ ہوجائے گا، ایسے لوگوں کی سفارش کی اللہ تعالیٰ خود اجازت دیں گے کہ اے حافظِ قرآن! تو اپنے خاندان والوں میں سے دس افراد جن کا میں نے جہنم کا فیصلہ کیا ہے ان کا انتخاب کرکے ان دس لوگوں کو جنت میں لے جا۔تو آپ بھی اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بنا سکتے ہیں۔

اپنے خاندان کے علماء اور حافظ قرآن کا اکرام اور خدمت کا دائمی فائدہ

اسی لئے کہتا ہوں کہ اگر کسی کے خاندان میں کوئی بچہ حافظِ قرآن ہوتو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو مرنڈا پلایا کرے کیونکہ قیامت کے دن اس کو اختیار ہوگا کہ تم دس آدمیوں کو پسند کرو، تو وہ کس کا انتخاب کرے گا جو اس کی ڈاڑھیوں کا مذاق اڑا رہے تھے، جو اس کو ملّا ملّا کہہ کر چھیڑ رہے تھے کہ او ملّا تو حافظِ قرآن بن گیا، تجھے کیا ملا اور طعن و تشنیع اور اس کی برائی کررہے تھے، تو ایسے لوگوں کو تو وہ ایک لات اور مارے گا اور جو اس کو مرنڈا پلائے گا، انڈا کھلائے گا اور کہے گا جناب حافظ صاحب تشریف لائیے، اس کا اکرام کرے گا، اس دن وہ اس کو یاد کرے گا کہ بھئی! آپ دنیا میں میری عزت کرتے تھے، میرا خیال کرتے تھے۔ اس لئے کہتا ہوں کہ جن کے خاندان میں حافظِ قرآن ہوجائیں اس کے سارے کے سارے خاندان کی خوب عزت کرو تا کہ قیامت کے دن وہ تمہیں پہچان کر تمہاری سفارش کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح مبارک

تو یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے اس کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیجئے کہ اوّل تو جنت میں ہماری بیویوں میں سے کوئی بوڑھی نہیں ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا سے فرمایا کہ جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جائے گی، وہ بڑھیا رونے لگی، روتے ہوئے جانے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھی عورت کے جنت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ جوان کردی جائیں گی پھر جنت میں جائیں گی، اور بوڑھے بھی جوان کردیئے جائیں گے، سب کی عمر تیس پینتیس سال ہوگی اور یہاں دنیا کے تیس سال مراد نہیں ہے جن کی صحت خراب ہے، نزلہ ہے، تیس ہی سال میں ان کے بال سفید ہورہے ہیں، دنیاوی تیس

سال مراد نہیں ہیں کیونکہ بعض لوگ تیس سال کے ہوتے ہوئے بھی بوڑھے لگتے ہیں، شاعر کہتا ہے۔

طفلی گئی علامتِ پیری ہوئی عیاں
ہم منتظر ہی رہ گئے عہدِ شباب کے

بچپن کی نالائقیوں، بے اصولیوں اور بیماریوں سے بعضوں کی صحت اتنی خراب ہوجاتی ہے کہ وہ جوانی تو دیکھ ہی نہیں پاتے۔ اس لئے علامہ آلوسی کو اللہ جزائے خیر دے انہوں نے حدیث کے الفاظ کی شرح کر دی کہ جنت کے تیس پینتیس سال سے مراد دنیاوی تیس سال نہیں ہیں۔

جنت میں کسی کے ڈاڑھی نہیں ہوگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں جب لوگ داخل ہوں گے چاہے عورت ہو یا مرد وہ جُرْدًا مُرْدًا ہوں گے یعنی ان کے چہرہ پر بال نہیں ہوں گے، ڈاڑھی نہیں ہوگی لہٰذا اللہ کا حکم سمجھ کر ڈاڑھی یہیں رکھ لو پھر جنت میں جا کر ہمیشہ کے لئے ڈاڑھی سے چھٹی پا جاؤ گے، نہ بلیڈ کی ضرورت ہوگی نہ استرے کی کیونکہ وہاں بال ہی نہیں نکلیں گے جیسے یہاں اٹھارہ سال کا جوان ہوتا ہے ایسے ہی وہاں سب کے سب جوان رہیں گے۔ اور جنتی مُکَحَّلِیْنَ ہوں گے، ان کی آنکھیں کجلائی ہوں گی یعنی آنکھوں میں قدرتی طور پر کاجل لگا ہوا ہوگا، لگانا نہیں پڑے گا، قلوپطرہ کا جل تلاش نہیں کرنا پڑے گا اور بال صاف کرنے کے لیے ایمکس کریم کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کجلائی آنکھیں کیسی ہوتی ہیں، اگر سمجھ میں نہ آئے تو ہرن کی آنکھیں دیکھ لو، کیا ہرن کی آنکھ میں آپ نے قلوپطرہ کا جل لگایا ہے یا اللہ میاں نے اس کی آنکھیں کجلائی بنائی ہیں یعنی کاجل لگی ہوئی، ہر ہرن کی آنکھ کجلائی

ہے، كَعَيْنِ الظَّبْيِ جیسے ہرن کی آنکھیں ہیں ایسے ہی ہر جنتی کی آنکھ ہوگی اور عمریں ان کی تیس اور پینتیس کی ہوں گی، جتنے بوڑھے بوڑھیاں سب جوان رہیں گے، وہاں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا، اس کی وجہ کیا ہے؟ وہاں سورج نہیں ہوگا، سورج نہیں ہوگا تو دن نہیں بنیں گے، جب دن رات نہیں بنیں گے تو ہفتہ نہیں ہوگا، ہفتہ نہیں ہوگا تو مہینہ نہیں ہوگا، مہینہ نہیں ہوگا تو سال نہیں بنے گا، تو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کون کتنے لاکھ سال کا ہے، ہر آدمی جوان اور تازہ دم رہے گا تو اللہ کا شکر ادا کرو۔

جنت میں مسلمان عورتوں کی حوروں پر افضلیت کی وجہ

تو اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو جنت میں حوروں سے زیادہ حسین کردے گا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، جنت کی حوروں نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں، مسلمان عورتوں نے روزے رکھے ہیں، جنت کی حوروں نے روزے نہیں رکھے، مسلمان عورتوں نے شوہر کی خدمت کی ہے، بال بچوں کی پرورش کی ہے، شوہر کی ڈانٹ ڈپٹ برداشت کی ہے اور حوروں نے یہ مجاہدے نہیں کیئے پھر فرمایا:

((بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ اَلْبَسَ اللّٰهُ عَلٰى وُجُوْهِهِنَّ النُّوْرَ))

(تفسیر روح المعانی، تحت سورۃ الرحمٰن)

اللہ ان کی عبادت کا نور ان کے چہروں پر ڈال دے گا، اس مستزاد یعنی اضافی حسن سے ان کا حسن حوروں سے بڑھ جائے گا۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مرضی پر راضی رہو

اس لیے کہتا ہوں کہ تمہاری بیویاں جیسی بھی ہیں ان سے نباہ لو جیسے

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم کی چائے اچھی نہیں ہوتی لیکن جیسی ملتی ہے آپ پی لیتے ہیں، کہتے ہیں کہ گرم پانی ہی سہی، چائے کا رنگ نہیں ہے، مٹھاس بھی ٹھیک نہیں ہے، لیکن یہاں جیسی بھی ہے پی لو پھر گھر جا کر اچھی والی چائے پیئیں گے۔ تو اللہ دنیا میں جس کو جیسی دے دے، جو چاہے کھلا دے، جو چاہے پہنا دے، جس حالت میں رکھے صبر شکر سے برداشت کرلو، کیونکہ یہ دنیا بھی پلیٹ فارم ہے، مسافر خانہ ہے، بس اللہ کو راضی رکھو، عقلمند بندہ وہ ہے جو تعمیرِ وطن میں لگا ہو اور اپنے اللہ کو راضی رکھتا ہو، پھر وہ چٹنی روٹی میں بھی خوش رہتا ہے، جو بندے اپنے اللہ کو خوش رکھتے ہیں وہ چٹنی روٹی میں، پھٹے پیوند کپڑے میں بھی اتنا خوش رہتے ہیں کہ اگر بادشاہوں کو ان کی خوشیوں کا تصور ہو جائے تو سلطنت چھوڑ کر جنگل میں بھاگ جائیں۔ خوشی پیدا کرنے والے کو جو خوش رکھتا ہے اس کی خوشی کے عالم کا کیا حال ہوگا ؎

ہم نے دیکھا ہے ترے چاک گریبانوں کو
آتشِ غم سے چھلکتے ہوئے پیمانوں کو
ہم فدا کرنے کو ہیں دولتِ کونین ابھی
تو نے بخشا ہے جو غم ان پھٹے دامانوں کو

اللہ نے اللہ والوں کو اپنی محبت کا جو غم دیا ہے اگر اللہ ہمارے سینوں کو اس کا ایک ذرّہ بھی عطا کر دے تو ان شاء اللہ تعالیٰ پھر آپ بادشاہت بھول جائیں گے، اگر اللہ ہمارے دلوں کو اپنی محبت کا ایک ذرّہ بھی عطا کر دے تو سلطنت و سلاطین کے تخت و تاج آپ کی نگاہوں سے گر جائیں گے ؎

شاہوں کے سروں میں تاجِ گراں سے درد سا اکثر رہتا ہے
اور اہلِ صفا کے سینوں میں ایک نور کا دریا بہتا ہے

اللہ والوں کے سینوں میں ایک نور کا دریا بہہ رہا ہے اور بادشاہوں کے سروں

میں تاجِ گراں سے دردرہتا ہے اوراپوزیشن پارٹیوں سے ہروقت پریشان اور متفکر رہتے ہیں۔چین اگرکہیں ہےتو اللہ والوں کے پاس ہے اوران کے پاس کیوں ہے؟ اللہ کے ذِکر کےصدقہ میں اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ آج اسی آیت پر بیان چل رہا ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں اے دنیا والو! دنیا میں کہاں چین تلاش کرتے ہو،چین تو ہماری یاد میں ہے، اسبابِ راحت ہوتے ہوئے بھی ہم تم کو بے چین کرنے پر قادر ہیں، ایئر کنڈیشن میں رہنے والے خودکشیاں کررہے ہیں، ایئر کنڈیشن میں بیٹھ کر پستول چلا دیا، پرچہ لکھ کر رکھ دیا کہ میں نے خود اپنے کوختم کیا ہے۔

دنیا میں کبھی کسی ولی اللہ نے خودکشی نہیں کی

کانپور میں جواہر لال نہرو کے نام سے ایک مسلمان کا باغ ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کانپور میں اپنے مسلمان دوستوں سے پوچھا کہ دوستو! یہ بتاؤ کہ یہ نہرو باغ کس کا ہے؟ کہنے لگے کہ ایک مسلمان کا ہے۔تو پوچھا کہ مسلمان ہوکر ہندو کا نام کیوں رکھا؟ سب خاموش رہے۔ایک دن حضرت اس باغ میں سیر وتفریح کے لئےتشریف لے گئےتو باغ کا مالک خود آ گیا۔حضرت نے پوچھا کہ تم نے باغ کا نام ہندو کے نام پر کیوں رکھا؟ اس نے کہا تا کہ مجھ پر ٹیکس کم لگے،ٹیکس بچانے کے لئے ان کا نام رکھ دیا شاید ان کو رحم آ جائے اور وہ مجھ پر مہربانی کردیں۔ ابھی حضرت وہیں تھے کہ ایک دن خبر آئی کہ اس نے خودکشی کرلی۔ حضرت نے پوچھا کیوں؟ بتایا کہ پستول سے اپنے آپ کو مارنے سے پہلے ایک پرچہ لکھ کر رکھ دیا ہے تا کہ پولیس کسی کو گرفتار نہ کرے کہ میں خود اپنے پر فائر کررہا ہوں،اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھ پر حکومتِ ہند نے بہت زیادہ ٹیکس لگا دیا ہے،جس کو میں برداشت نہیں کرسکتا۔

لیکن اگر یہ شخص اللہ والوں کی صحبت میں ہوتا، اللہ کا نام لیتا تو زمین و آسمان گواہ ہیں کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے، زمین و آسمان بنے ہیں، کسی ولی اللہ نے خودکشی نہیں کی کیونکہ ان کے دل پر اللہ کے نام کا سہارا ہوتا ہے۔

حوادث کے وقت اولیاء اللہ کے صبر وضبط کا سبب

دیوبند میں جب ہیضہ پھیلا تو مولانا یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں سات جنازے رکھے ہوئے تھے جس میں ان کے جوان بیٹے کا جنازہ بھی تھا لیکن انہوں نے خودکشی نہیں کی، عید کا دن تھا، ان کے بیٹے پر نزع کا عالم طاری تھا انہوں نے فرمایا کہ جاؤ بیٹا! تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور عید کی نماز پڑھانے چلے گئے، یہ بھی نہیں کہا کہ میں آج عید کی نماز پڑھانے کے قابل نہیں ہوں، امامت کے قابل نہیں ہوں، آج نماز کوئی اور آدمی پڑھا دے، یہ صبر وضبط اللہ اپنے عاشقوں کو دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی تفسیر ہے کہ فرشتے اللہ والوں کے دل پر اُترتے ہیں۔ حکیم الامت مجدد ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے دلوں پر حوادث کے وقت بھی فرشتے اُترتے ہیں، جو اللہ کو خوش رکھتے ہیں تو اگر ان کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو حوادث کے وقت ان کے دلوں کو فرشتے سہارا دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ والے گھبرا کر کبھی خودکشی نہیں کرتے اور نہ ہی کبھی بدحواس ہوتے ہیں، ان کے آنسو تو نکلتے ہیں لیکن بزبانِ حال یا بزبانِ قال جگر کے استاد اصغر گونڈوی صاحب کا ایک شعر بھی پڑھتے ہیں ؎

خوشا حوادثِ پیہم، خوشا یہ اشکِ رواں
جو غم کے ساتھ ہو تم بھی تو غم کا کیا غم ہے

یہ تو اصغر گونڈوی کا شعر ہے اور اس پر اسی مضمون کا میرا بھی ایک شعر ہے ؎

زندگی پُر کیف پائی گرچہ دل پُر غم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا غم مل جاتا ہے تو اس بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

ترے غم کی جو مجھ کو دولت ملے
غمِ دو جہاں سے فراغت ملے

اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایک ذرّہ کی انمول قیمت

اللہ کا غم معمولی بات نہیں ہے، اللہ کی محبت کے ایک ذرّہ کی قیمت زمین وآسمان بھی ادا نہیں کر سکتے، سورج اور چاند بھی ادا نہیں کر سکتے، بادشاہ بے چارے اس کو کیا جانیں۔ اللہ کی محبت کا درد ملتا ہے نبیوں کو، اللہ کے اولیاء اور دوستوں کو اور اس کے دوستوں کے ساتھ جو رہتے ہیں ان کو بھی اللہ اپنی محبت کا درد دیتا ہے۔ خانقاہ میں یہ اجتماع اسی لئے ہوتا ہے، اس میں اللہ کے کئی نیک بندے ایسے آتے ہیں جن سے اللہ کی رحمت مل جاتی ہے، ہر آدمی دوسرے کے لئے یہ سوچے، میں آپ لوگوں کے لئے سوچتا ہوں، جیسے حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرے پاس کوئی اللہ کے لئے آتا ہے تو میں اس کے قدموں کی زیارت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔

اہل اللہ سے ملاقات کی فضیلت

آہ! دنیا والے کیا سمجھتے ہیں کہ پیر صاحب کا دماغ بڑا اونچا ہوگا، تمہیں کیا معلوم کہ وہ اپنے کو کیا سمجھتے ہیں۔ دیکھو! ہمارے پر دادا کی کیسی تعلیم ہے۔ لہٰذا ہر شخص دوسرے کے لئے یہی سمجھے کہ اتنا بڑا مجمع اللہ کے لئے آیا ہے اور ایک

ایک شخص کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے آئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ:

((اَلرَّجُلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ))

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاٰداب، باب السلام)

جب کوئی اللہ کے لئے کسی سے ملنے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ گنہگار انسان کی خدمت میں ستر ہزار فرشتے کیوں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے لئے جارہا ہے۔ تو ستر ہزار فرشتے ایک آدمی کے ساتھ ہوتے ہیں اور راستے بھر اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ اَیْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ ستر ہزار فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کے گناہوں کو معاف کردے کیونکہ یہ آپ کے لئے آپ کے ایک بندہ کو اللہ والا سمجھ کر جارہا ہے۔ تو اس کے نیک گمان کی برکت سے رحمت ہوجاتی ہے اور جب وہ اللہ کے لیے اس مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے مل کر دوسری دعا یہ دیتے ہیں رَبَّنَآ اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ اَیْ لِاَجْلِكَ اے اللہ! یہ آپ کے لئے مصافحہ کررہا ہے، فَصِلْهُ پس اس کو اپنے سے ملالے، اپنا بنالے، اے اللہ! یہ تیرے لئے مصافحہ کررہا ہے، اس کے ہاتھ آپ کے لئے وصل کررہے ہیں، لہٰذا تو اس کو اپنا وصل، اپنا قرب دے دے، اس کو اپنے سے ملالے۔ اب آپ بتائیں جتنے آدمی آئے ہیں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آئے ہیں۔ تو یہ حدیث دکھانا میرے ذمہ ہے، اگر کسی صاحب کو شوق ہو تو خانقاہ میں تشریف لائیں، میں یہ حدیث دکھادوں گا، ہر دلیل دکھانا میرے ذمہ ہے۔

اسی لئے تجربہ کی بات ہے کہ جو اللہ والوں کی صحبت میں جاتے ہیں تو کچھ ہی دن کے بعد ان کے حالات بدلنے لگتے ہیں۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ جب تم سے کوئی پوچھے کہ بھئی! اللہ والوں کے پاس جا کر تم کو کیا ملا تو کیا جواب دو گے؟ خواجہ عزیز الحسن مجذوب حکیم الامت تھانوی کے بہت ہی پیارے خلیفہ تھے، بڑے بڑے علماء ان سے بیعت تھے، حالانکہ وہ عالم نہیں تھے لیکن اللہ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا، اور جب یہ مقام پایا تو حکیم الامت کو خطاب کر کے یہ شعر پڑھا ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

ایک بزرگ بھیکا شاہ اپنے مرشد شاہ ابو المعالی کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

بھیکا معالی پہ واریاں دن میں سو سو بار
کا گا سے ہنس کیو اور کرت نہ لاگی بار

اے میرے پیر و مرشد شاہ ابو المعالی! آپ پر میری جان دن میں سو سو دفعہ قربان ہو جائے، میں بھیکا شاہ کوا تھا، گو کھاتا تھا یعنی گناہ کرتا تھا لیکن آپ نے اپنی صحبت کے صدقہ میں ہم کو ہنس بنا دیا، ہنس ایک چڑیا ہوتی ہے جو موتی چگتی ہے، گو نہیں کھاتی یعنی میں اب گناہ نہیں کرتا، تو آپ نے ہم کو کا گا سے ہنس بنا دیا اور اس فیض یعنی تبدیلی میں دیر بھی نہیں لگی۔

شیخ سے بقدرِ محبت طالب کو فیض ہوتا ہے

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جس کو اپنے مرشد سے جتنی محبت ہوگی اتنا ہی اس کو فیض ملے گا۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب میں لکھتے ہیں کہ جس کو اپنے پیر سے جتنا زیادہ حسنِ ظن ہوگا، جتنی محبت ہوگی اتنی ہی زیادہ اس پر رحمت برستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنے شیخ سے یہ محبت نصیب

کرے اور اختر کو بھی توفیق دے کہ شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم پر اپنی جان فدا کرے اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کو پہچاننے کی عقل دے دے کیونکہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات لوگ اللہ والوں کو نہیں پہچانتے۔ مولانا رومی کی قبر کو اللہ نور سے بھر دے، کیا عمدہ مثال دی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک اندھی بڑھیا تھی، ایک بازِ شاہی اس کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا، اس نے جلدی سے قینچی منگائی پھر اس کے ناخن کاٹنے لگی کہ ہائے ہائے کسی نے اس یتیم کے ناخن بھی نہیں کاٹے۔ حالانکہ سارا ہنر تو اس کے ناخن میں تھا جس سے وہ شکار کرتا تھا تو مولانا رومی فرماتے ہیں کہ بعض بندوں کی روحیں، بعض انسانوں کی روحیں مثل اندھی بڑھیا کے ہیں، وہ اللہ والوں کو نہیں پہچانتے، اپنے گمان کے مطابق ان سے بدگمانی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو اندھی بڑھیا بننے سے بچائے اور وہ آنکھیں عطا فرمائے کہ ہم اللہ والوں کو پہچان لیں، خاص کر میں اپنے شیخ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب کا جو درجہ آپ کے یہاں ہے وہ ہمارے دلوں پر منکشف کر دے، ہم اندھی بڑھیا کی طرح کے ہیں کہیں ان کی ناقدری نہ کر لیں، یہ اللہ والے باز شاہی ہیں، ہمیں ان کی قدر کی توفیق عطا کر دے، اگر ہم اس اندھی بڑھیا کی طرح اللہ والوں کو نہیں پہچانیں گے تو ہم ان کی قدر بھی نہیں کریں گے، جب پہچان نہیں ہوگی تو قدر کہاں سے ہوگی، ایک بچہ کو ایک لاکھ کا موتی دے دیا اور ایک آدمی نے اسے لڈو کھلایا تو اس نے وہ موتی اسے دے دیا کیونکہ بچہ کو اس موتی کی قدر نہیں تھی، تو کہیں ہم بھی دنیاوی لڈو کی خاطر اللہ والوں کو نہ چھوڑ دیں، کسی نے دنیا کا لڈو دِکھایا کہ چلو کچھ پارٹ ٹائم کام کرو، کہاں خانقاہ میں جا رہے ہو، کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی، تو ذرا سی دنیا ملی اور ہم نے اس لڈو کی وجہ سے موتی چھوڑ دیا۔

اللہ کی تلاش میں بے چین رہنے کی تلقین

تین چار سال کے ایک بچہ کو ایک ہزار کا نوٹ دے دو، اس کے بعد اس کو لڈو یا ٹافی دِکھاؤ اور پوچھو کہ کیا لو گے؟ تو وہ ٹافی لے گا حالانکہ ہزار کے نوٹ کے سامنے ٹافی کی کیا قیمت ہے۔ بس یہی حال ہمارا ہے کہ شیطان نے ہمیں عورتوں کا مزہ، وی سی آر کا مزہ، سینما کا مزہ اور گناہوں کا مزہ دِکھایا تو ہم اللہ کے قرب کے موتی کو بھول جاتے ہیں۔ ارے! کب تک نابالغ رہو گے؟ کب تک نابالغ بچوں کی طرح اللہ کی عظمتوں کو پامال کرتے رہو گے؟ اب بڈھے ہو گئے ہو، بال سفید ہو گئے ہیں، اب تو بالغ بن جاؤ اور اللہ کی عظمتوں کو پہچانو، جو اللہ کو راضی کرتا ہے اور گناہوں کے مزے چھوڑتا ہے تو اللہ اس کے دل میں گناہوں کے مزے کی جگہ اپنی محبت کا مزہ دیتا ہے، دنیا کے تمام مزوں کی روح اس کو مل جاتی ہے، اللہ بے شمار مزے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

اہل اللہ کی صحبت میں نفع کا مدار اخلاص پر ہے

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو چین ملتا ہے لیکن جن کو ابھی اللہ کی یاد کی توفیق نہیں ہے تو وہ اس آیت پر ایمان لانے کے لئے اللہ کا ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھے پھر دیکھیں ان کو کتنا چین ملتا ہے۔ آپ امتحان کے لیے دس دن مالداروں کے پاس رہ لیں، دس دن بادشاہوں کے پاس رہ لیں اور دس دن رومانٹک دنیا والوں کے پاس رہ لیں، پھر دس دن کسی اللہ والے کے پاس رہ لیں، اور دیکھیں کہ چین کس کے پاس ہے۔ تو چین اللہ کے ذکر کی برکت سے ملتا ہے، لیکن ذِکر کی توفیق کب ہوتی ہے؟ اللہ والوں کی صحبت سے۔ اللہ والوں کے پاس بیٹھو تو آپ کو اللہ کی یاد کی توفیق مل جائے گی، گناہ چھوڑنے کی توفیق مل جائے گی، بس شرط یہ ہے کہ آپ مخلص ہوں، خانقاہ

میں اخلاص سے آئیں، خالی ٹائم پاس کرنے کے لئے نہ آئیں۔ ایک شعر کہتا ہوں، لیکن یہ مت سمجھنا کہ یہ میر صاحب کے بارے میں ہے، میر میرا ایک تکیہ کلام بھی ہے، یہ میر صاحب مراد نہیں ہیں۔

گل رُخوں سے تنگ آکر میر
ایک پیر کی ٹانگ دبایا کرتے ہیں

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب بتوں نے ستایا تب خانقاہ کی یاد آئے بلکہ آپ اللہ کے لئے آیئے اور اللہ والا بننے کے لئے فکر کیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ چند دن میں حالات بدل جائیں گے، اختر کچھ نہیں ہے، لیکن میری اللہ والوں کی غلامی سے آپ انکار نہیں کر سکتے، اتنا تو دنیا جانتی ہے، پاکستان کے سارے علماء جانتے ہیں کہ اختر نے شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اُٹھائی، مولانا شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کی صحبت اٹھائی اور مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کی صحبت اٹھائی، اب ان اللہ والوں کو کہاں تلاش کرو گے لہٰذا ان کے جس غلام کو پا جاؤ اس کی صحبت کو غنیمت سمجھو، جب پانی نہیں ملتا تو تیمم کرلو، اس سے بھی نماز ادا ہو جائے گی، اب تمہاری عقل کا فیصلہ ہے کہ تم مجھے کیا سمجھتے ہو، مٹی کا ڈھیلا سمجھو یا جو چاہے سمجھو، میرا کام یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے اپنے کو ڈھیلا سمجھوں لیکن آپ اپنا کام کیجئے۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے دین کا کوئی خادم اپنے کو تواضع سے کچھ نہ سمجھے اور کہہ دے کہ میں کچھ نہیں ہوں تو تم ایسی بیوقوفی نہ کرنا کہ یہ کہنے لگو کہ ارے! جب یہ خود کہہ رہے ہیں کہ یہ کچھ نہیں تو ان کے پاس سے بھاگو، یہاں کیا ملے گا۔

ایک مرتبہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوستو! میں کچھ نہیں ہوں، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو جو یہ کہے میرے پاس کچھ نہیں ہے، سمجھ لو کہ اس کے پاس سب کچھ ہے اور جو یہ کہے کہ میرے پاس سب کچھ ہے تو

سمجھ لو کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے، یہ زیرو بٹا زیرو ہے۔

فتنہ وحوادث سے بچنے کا وظیفہ

آج آپ کو مفت میں دعاؤں کا خزانہ دے رہا ہوں، یہ آپ کو مفت میں ملے گا، آج کل کے زمانہ میں قتل وخوں ریزی، ڈاکہ زنی اور طرح طرح کی مصیبتیں آرہی ہیں۔ اس لئے میں نے ایک دوست سے کہا ان دعاؤں کی فوٹو اسٹیٹ کاپی کروالو، آج آپ کو خیریت سے رہنے کی تین دعائیں بتارہا ہوں، نمبر ایک: صبح شام تین تین مرتبہ تینوں قل پڑھ لیں یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے کہ جو اس کو پڑھے گا کوئی مخلوق اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

انڈیا کے گاؤں میں ایک مدرسہ تھا، اس مدرسہ کے ایک مولوی کے دو دشمن آئے، ایک کے پاس چاقو تھا اور دوسرے کے پاس پستول، دونوں اس کو مارنے والے تھے، کبھی اللہ والوں کے بھی دشمن ہوجاتے ہیں، تو ایک نے کہا کہ پہلے تم چاقو مارو، دوسرے نے کہا کہ پہلے تم پستول چلاؤ، اب دونوں میں لڑائی ہوگئی، آخر میں دونوں بھاگ گئے۔ تو اس مولوی نے میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب کو کو بتایا کہ حضرت! آپ نے جو وظیفہ بتایا تھا آج اس کی کھلی ہوئی کرامت دیکھی ہے کہ دو دشمن مجھے مارنے آئے اور آپس میں لڑ کر چلے گئے۔ تو یہ تینوں قل ایسی زبردست چیز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ ہیں کہ:

((تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، ص:۱۸۸)

یہ وظیفہ تمہارے لئے ہر چیز کے لئے کافی ہے، کوئی شر ہو، سانپ کا شر، بچھو کا شر،

پڑوسی کا شر، جنات کا شر، آسیب کا شر، کسی قسم کا ڈاکا اور قتل کرنے والوں کا شر سب سے محفوظ رہو گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بقائے نعمت وعافیت کی دعا مع تشریح

تو ایک خزانہ کی دعا تو میں نے زبانی بتادی، دوسرے خزانہ کی دعا ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقۡمَتِكَ وَجَمِيۡعِ سَخَطِكَ))

(صحیح مسلم، کتابُ الذکر والدعا، باب اکثر اھل الجنۃ الفُقرآء، ج:۲، ص:۳۵۲)

مسلم شریف کی روایت ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ تیری دی ہوئی نعمت ہم سے چھن جائے۔ جیسے کسی کی گاڑی چھن گئی، اسی ہفتہ میرے ایک بہت ہی قریبی دوست کی نئی شاندار کار میں ڈرائیور اس کے بچوں کو لے کر اسکول جارہا تھا کہ ایک ڈاکو آیا اور اس کو پستول دِکھا کر موٹر لے کر بھاگ گیا، اب وہ گاڑی تلاش کررہا ہے، تین چار دن ہوگئے ابھی تک نہیں ملی، تو یہ کیا بات ہے؟ یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے، اگر ہم یہ دعا سُکھ میں پڑھتے، اگر ہم سُکھ میں اللہ کو یاد کرتے تو کاہے کا دُکھ ہوتا، جو سُکھ میں اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دُکھ میں اس کو یاد رکھتا ہے، یہ حدیث ہے کہ جو سُکھ میں اللہ کو یاد رکھتا ہے اللہ دکھ میں اس کو یاد رکھتا ہے۔

دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پیاری دعا سِکھا رہے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِكَ اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں کہ میری کوئی نعمت زائل ہوجائے، تو اگر وہ صاحب اس دعا کو پڑھتے تو موٹر کیسے چھنتی۔ لہٰذا یقین کے ساتھ اس دعا کو صبح شام پڑھو، آفٹر فجر اینڈ آفٹر مغرب یعنی فجر اور مغرب کے بعد، آپ لوگوں کا دل خوش کرنے کے لئے انگریزی بولتا ہوں، یہ نہ سمجھنا کہ مجھے

انگریزی سے کوئی خاص محبت ہے لیکن یہ بھی اللہ کی زبان ہے، کیا انگریز اسلام لاکر ولی اللہ نہیں ہوسکتا؟ پھر وہ اللہ میاں سے دعا مانگے گا تو انگریزی ہی میں مانگے گا، اللہ میاں سے کہے گا آئی ڈونٹ نو، ہم تو کچھ نہیں جانتے ہم تو آپ سے لے کر رہیں گے، تو وہ اللہ سے انگریزی زبان ہی میں مانگے گا، ہر زبان والا اللہ سے اپنی زبان میں مانگے گا، تو ہر زبان اللہ ہی کی بنائی ہوئی ہے۔

اور آگے ہے **وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ** اور میری عافیت بلاؤں سے نہ بدل جائے، ہم جو سر سے پیر تک آرام سے ہیں تو اے اللہ! ہماری عافیت کو کسی بلا سے نہ بدل دیجئے، مطلب کہ یہ خیریت سے سوئے مگر جب صبح اٹھے تو معلوم ہوا کہ گردے میں پتھری ہے، پیشاب بند ہے، بلڈ پریشر ہو رہا ہے، معدہ میں السر ہے، تو ان ساری بلاؤں سے بچنے کے لئے یہ کیسی پیاری دعا ہے۔

اس کے بعد ہے **وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ** اور اچانک مصیبت آجانے سے بچا، خیریت سے جا رہے ہیں کہ اچانک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ٹنڈو جام میں چھ فٹ کے بڑے تگڑے عالم میرے دوست تھے، حیدرآباد میں بس سے اُتر رہے تھے کہ ایک تیز رفتار رکشہ ان کے اوپر چڑھ گیا، ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور چھ ماہ کے بعد ختم ہو گئے، تو اچانک مصیبت آئی یا نہیں؟ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سِکھا رہے ہیں کہ یہ دعا مانگو کہ اے اللہ! اچانک مصیبت آجانے سے ہم کو پناہ نصیب فرما۔

آخر میں ہے **وَجَمِيعِ سَخَطِكَ** اللہ اپنے ہر غضب اور ہر ناراضگی سے بچا۔ جب اللہ اپنی ناراضگی سے بچائیں گے تو ناراضگی والے اعمال سے بھی بچائیں گے، یہ دعا آپ کو مفت میں مل جائے گی، ہمارے یہاں سے پرچہ لے لینا۔ تو اس دعا میں چار نعمتیں مانگی گئی ہیں، نمبر ایک، اے اللہ! ہم نعمتوں کے چھن جانے سے پناہ مانگتے ہیں، اس میں موٹر کار کا بھی خیال کرو، جن کے پاس موٹر ہو

بچارو ہو یا کوئی بھی ہو تو اللہ سے کہو کہ اے اللہ! آپ ہماری نعمتوں کے چھن جانے سے ہم کو بچائیے، میری کوئی نعمت مجھ سے نہ چھینے، چاہے موٹر ہو یا تن درستی ہو یا بیوی بچوں کی دین داری ہو کہ ہماری کوئی اولاد بد دین نہ ہوجائے، فاسق فاجر نہ ہوجائے، اللہ سے یہ بھی مانگو۔ نمبر دو، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ اور میری عافیت کہیں بلا سے نہ بدل جائے، رات کو آپ آرام سے ہیں، صبح معلوم ہوا بلڈ پریشر ہوگیا یا ہڈی میں کینسر ہوگیا، اب سارا خون بدلا جارہا ہے، کراچی کا اٹھارہ سال کا نوجوان علاج کے لیے لندن میں ہے، اس کی ہڈی کے مغز میں کینسر ہوگیا، ساری ہڈی کا گودا مشین سے نکالا جاتا ہے، دوسرا گودا بکری کا ڈالا جاتا ہے، کمزور ہوتا جارہا ہے، نو لاکھ روپے خرچ ہوچکے ہیں لیکن ابھی تک صحت مند نہیں ہوا۔

ہم آپ کی صحت و عافیت کے لئے مفت میں یہ دعا بتا رہے ہیں، آپ کو تو مفت میں مل رہا ہے لیکن یہ نہ سمجھنا کہ مفت کا آیا ہے، خون پسینہ میرا لگا ہے اور مال کسی اور کا لگا ہے، کسی کی مشین لگی ہے کسی کا کاغذ لگا ہے، اس کی قدر کرنا پھینک مت دینا، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ اور عافیت کو بلاؤں سے بدل جانے سے اللہ پناہ میں رکھے۔ اور کسی گناہ میں ابتلا ہونا بھی اسی میں داخل ہے، ایک شخص تقویٰ سے رہتا ہے اچانک گناہ کرلیتا ہے، تو اس کی یہ عافیت بھی بلا سے چھن گئی، اللہ کی نافرمانی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بلا نہیں ہے اور دوسری بلاؤں پر تو اجر بھی ملتا ہے لیکن اس بلا پر ڈنڈا ملتا ہے، اللہ کا غضب اور سخت عذاب نازل ہوتا ہے۔

نمبر تین، وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ اچانک مصیبت کے آجانے سے اللہ بچائے۔ اچانک مصیبت کیا ہے؟ مثلاً ایکسیڈنٹ ہوگیا، کار بھی گئی اور کار والا بھی چٹنی بن گیا۔ میرے ایک دوست کے لڑکے مولانا اشرف، صبح آٹھ بجے کراچی سے میرپور خاص جارہے تھے کہ میرپور خاص سے آنے والی بس ان کی کار پر

چڑھ گئی، کار تو بالکل چٹنی ہوگئی لیکن یہ بچ گئے اور باقی دو کی کھوپڑیاں وہیں پھٹ گئیں، موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے، ان کو کیا پتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے، وہ تو تفریح کرنے، آب وہوا بدلنے جارہے تھے لیکن کہیں سے کہیں چلے گئے، ملک بدل گیا۔ میں نے اس کار کو جا کر دیکھا تھا، بالکل چٹنی بن گئی تھی، چپٹی ہوگئی تھی، تو میں نے مولانا اشرف سے پوچھا کہ تم کیسے بچ گئے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے دو لمبے اور موٹے ہاتھوں نے پکڑ کر باہر پھینک دیا اور ان ہاتھوں کی اتنی ٹھنڈ محسوس ہوئی کہ ایک ماہ تک وہ ٹھنڈ نہیں گئی۔ تو وہ فرشتے تھے، فرشتے ہی ٹھنڈے ہوتے ہیں، ان ہی کے ہاتھ میں ٹھنڈ ہوتی ہے کیونکہ وہ نورانی مخلوق ہیں، نور سے پیدا ہوئے ہیں، نور ٹھنڈا ہوتا ہے اور نار گرم ہوتی ہے، شہوت کی آگ بڑی گرم ہوتی ہے، جو لوگ گناہوں میں مشغول ہیں، گناہوں کے خیالات کی اسکیم بنارہے ہیں اور اس اسکیم سے گناہوں کی آئسکریم کھا رہے ہیں، لیکن ان کے سر پر ہاتھ رکھو گے تو گرم معلوم ہوگا، دنیا میں جتنے گنہگار ہیں ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور اللہ والوں کے سر پر ہاتھ رکھو اِلَّا یہ کہ وہ ذکر سے نہ گرم ہوگئے ہوں کیونکہ ذکر سے بھی گرمی آجاتی ہے یہ اس لیے بتا دیا تاکہ اللہ والوں کو دوسروں پر قیاس نہ کرلو۔

اس پر ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک ہندو بنیے کے پاس ایک طوطا تھا، ایک دن ایک بلی طوطے کی طرف لپکی، طوطا جان بچانے کے لیے پھڑپھڑایا تو بادام کا تیل گر گیا، بنیا بڑا کنجوس ہوتا ہے، اس کو تیل ضائع ہونے کا بڑا غم ہوا، اس نے طوطے کو ایک طمانچہ مارا کہ تو نے میرا تیل گرادیا، اب طوطے نے بولنا بند کردیا، خاموش ہوگیا حالانکہ پہلے اردو بولتا تھا، سارے گاہک طوطے کی اردو کی وجہ سے بنیے کی دوکان پر جاتے تھے، جب طوطا خاموش ہوگیا تو گاہک بھی کم ہوگئے، اب بنیا لاکھ ہاتھ جوڑ رہا ہے، اس سے کہتا کہ ارے بھئی کچھ بول لیکن

وہ کچھ نہیں بولتا، ایک دن ایک اللہ والا عمرہ کر کے سر منڈائے ہوئے آیا، جب وہ اس دوکان سے گذرا تو اچانک طوطا بولا کہ اچھا آپ نے بھی کسی کا تیل گرایا ہے۔ آدمی جیسا خود ہوتا ہے سب کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے، چور سب کو چور سمجھتا ہے، اسی لیے طوطے نے کہا کہ اچھا آپ نے بھی کسی کا تیل گرایا تب ہی آپ کو جھانپڑ پڑے ہیں اور آپ کے سر پر بال نہیں ہیں۔ تو اللہ کے ذکر سے بھی سرگرم ہوتا ہے، اس لئے یہ قیاس مت کر لینا اس نے بھی تیل گرایا ہوگا۔

اور نمبر چار ہے وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ اللہ ہمیں اپنی ہر قسم کی ناراضگی سے بچائے۔ تو یہ چار نعمتیں بیان کر دیں۔

سخت مشقت، بدبختی اور دشمنوں کے طعن سے بچنے کی دعا

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دوسری دعا یہ سکھا رہے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَ دَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ))

(صحیح البخاری، کتاب القدر، باب من تعوذ باللہ، ج:۲، ص:۹۷۹)

اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں سخت مشقت سے، بدبختی کے پکڑ لینے سے اور برے فیصلہ سے یعنی اگر کوئی بلا آنے والی ہے تو اے اللہ اپنے اس فیصلہ کو بدل دیجئے اور اس بلا کو نازل نہ فرمایئے۔ صرف اللہ ہی کو یہ طاقت ہے کہ وہ اپنے فیصلہ کو بدل سکتا ہے، اللہ کا فیصلہ اللہ پر حاکم نہیں ہے، اس بات کو خوب سمجھ لو کہ اللہ کا فیصلہ اللہ پر حکومت نہیں کر سکتا، اگر اللہ اپنے فیصلہ کو بدلنے پر قدرت نہ رکھتا تو ہمیں یہ دعا کیوں سِکھائی جاتی کہ اے اللہ! سوء قضاء کو حسن قضاء سے بدل دیجئے یعنی میرے لئے جو برے فیصلے ہیں ان کو اچھے فیصلوں سے بدل دیجئے۔ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ اور دشمنوں کے طعن و تشنیع سے ہماری حفاظت فرمایئے۔ یہ دعا بھی آپ کو ان شاء اللہ مفت میں مل جائے گی، اس دعا کی برکت سے اگر کسی کا

خاتمہ خراب بھی لکھا ہے اور دوزخ کا فیصلہ ہو چکا ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ اپنے فیصلے بدل لیں گے، اور آپ اللہ سے یہ مانگ بھی لیجئے کہ اے اللہ! اگر آپ نے میری قسمت میں مجھے دوزخی لکھا ہوا ہے تو آپ میری اس قسمت کو تبدیل کر دیجئے کیونکہ آپ کا فیصلہ آپ پر حاکم نہیں ہے، آپ اپنے فیصلہ پر حاکم ہیں، آپ کا فیصلہ آپ کا محکوم ہے، آپ کی قضا آپ کی محکوم ہے، آپ اپنی قضا اور فیصلہ پر حاکم ہیں لہٰذا ہماری سوءِ قضاء کو حسنِ قضاء سے بدل دیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ آپ کی ہر بلا کو عافیت سے بدل دیں گے اور سوءِ خاتمہ کو ایمان پر خاتمہ سے بدل دیں گے، اگر دوزخی ہونے کا فیصلہ ہوگا تو جنتی بنا دیں گے۔

جو اپنے محسن کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں

ایسی پیاری دعائیں میں آپ کو مفت میں دے رہا ہوں، آپ بھی مجھے دعا دیں، جس کے ذریعہ سے کوئی نعمت ملے اس کو دعا دینا اور اس کا شکریہ ادا کرنا بھی اللہ کا شکریہ ادا کرنا ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

((مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ))

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیك)

جس نے انسان کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔ تو میرے ذریعہ سے آپ کو یہ چیز مل رہی ہے اور جس نے یہ چھاپا ہے، جس کی مشین لگی ہے، جس نے اپنے پیسے، اپنا مال لگایا ہے اور ان حدیثوں کا انتخاب کرنے میں میری بھی محنت ہے، اس لئے آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جن جن لوگوں کا اس میں تعاون ہے اللہ سب کو قبول فرمائے اور یہ دعا میرے لئے بھی کیجئے، یہ آپ کو ابھی مفت میں مل جائے گی، لیکن یہاں مسجد میں نہیں ملے گی

کیونکہ دھکے بازی ہوئی تو مسجد کی بے حرمتی ہوگی لہٰذا ایک آدمی باہر کھڑا ہو جائے گا اور اس سے ان دعاؤں کا ایک ایک رسالہ مل جائے گا ان شاء اللہ۔

دین، جان، اہل وعیال اور مال کی حفاظت کی دعا

اس رسالہ میں جتنی دعائیں ہیں سب کو صبح وشام پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اس میں ایک ایسی دعا ہے جس میں پانچ چیزوں کی حفاظت مانگی گئی ہے یعنی اپنا دین، اپنی جان، اپنی اولاد، اہل وعیال اور اپنا مال حفاظت سے رہے۔ یہ دو سکینڈ کی دعا ہے:

((بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ))

(کنز العمال، ج:۲، ص:۶۳۶)

اللہ کی رحمت کا سایہ ہو میرے دین پر، میری جان بھی خیرت سے رہے اور میری اولاد بھی خیریت سے اور اہل وعیال اور مال بھی خیریت سے رہے، تو یہ پانچ چیزیں خیریت سے رہتی ہیں۔

یہ ساری دعائیں ہم مفت تقسیم کرتے ہیں، اگر اس رسالہ کی ساری دعائیں پڑھ لو تو سبحان اللہ، پانچ دس منٹ میں سب دعائیں ہو جائیں گی، یہ رسالہ خانقاہ سے مفت ملتا ہے، خزانہ اس کا نام ہے، دیکھو! ہم آپ سے خزانے مانگتے نہیں خزانے دیتے ہیں، کچھ ملّا دنیا میں ایسے بھی ہونے چاہئیں جو آپ کی جیب ٹٹولنے کی بجائے آپ کی جیبوں میں خزانے داخل کر دیں، یعنی دل کے اندر۔ یہ خزانہ میں آپ کو مفت میں دے رہا ہوں۔ کیا عرض کریں کاش آپ کو قدر ہوتی، آپ اندھی بڑھیا کی طرح بازِ شاہی کے ناخن نہ کاٹتے۔ دعا کرو، ہم بھی اس میں شامل ہیں، ہم بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم کو اندھی بڑھیا ہونے سے بچالے، اے اللہ! جو تیرے مقبول بندے ہیں، جو آپ کے

نزدیک عزت رکھتے ہیں، آپ کے محبوب ہیں، اللہ! ہمیں ان کی عزت کی توفیق عطا فرمادیں، اندھی بڑھیا کی طرح بازِ شاہی کو نہ پہچاننے کے جرم میں مبتلا نہ فرما۔

یا اللہ! اپنی محبت نصیب فرمادے، ہم سب کو عافیت نصیب فرما، اللہ! ہماری سواریوں کی حفاظت فرما، ہماری موٹروں کی حفاظت فرما، ہماری جان و مال اور اولاد کی حفاظت فرما، یا اللہ! چوری، ڈاکے، قتل وخوں ریزی کی لعنت کو ملک سے ہمیشہ کے لئے دور فرما، اللہ غیب سے اسباب پیدا کردے، ہمارے گناہوں کو معاف فرمادیجئے۔ اللہ! اپنی رحمت سے ہم سب کو بخش دیجئے اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے پاکستان میں جو عذاب کی صورت میں ڈاکے، قتل، چوری اور خون خرابہ ہو رہا ہے اللہ! اس عذاب کو اپنے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں، رحمۃ اللعالمین کے صدقہ میں اور ان اولیاء کے صدقہ میں جن کی دعاؤں سے پاکستان بنا ہے دور فرمادے۔ اللہ اس پاکستان کو سچ مچ کا پاکستان بنادے، بلاؤں سے محفوظ کردے، عافیت وامن والا پاکستان بنادے اور یہاں اسلام کا نفاذ کردے، اللہ! آپ کے علم میں جو بہترین قیادت ہو، جس قیادت سے آپ راضی وخوش ہوں ہمیں وہ قیادت نصیب فرمادے، دشمنوں کی نظر ادھر نہ آنے دے، اللہ! جتنے کافر ملک اس کو بری نظر سے دیکھتے ہیں ان کی آنکھیں نکال لے، ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو کمزور کردے۔

یا اللہ! اپنی رحمت سے ہماری دنیا بھی بنادے آخرت بھی بنادے، ہمارے بچوں کو بھی نیک کردے، یا اللہ! ہم سب کی اولاد میں کسی کو بھی فاسق فاجر نہ ہونے دے، ہم سب کی اولاد کو نیک اور صالح بنادے، ہماری بیویوں کو، لڑکیوں کو اللہ والی بنادے۔ مجھ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ میری بیٹی گھر سے روٹھ کر اپنی کسی سہیلی کے یہاں چلی گئی ہے۔ اللہ! جن کے بچے اغواء ہیں، جن

کے بھائی اغواء ہیں سب کو ان کے ماں باپ سے ملا دے، جس کو جس قسم کی کوئی بھی مصیبت ہے اے اللہ! ان کی ہر مصیبت کو دور فرما دے، جس کو جو غم ہے اس غم کو خوشی سے بدل دے، اللہ! ہر مسلمان کی پریشانی کو دور فرما، دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کردے، اللہ ہماری گذارشات کو اپنی رحمت سے قبول فرمالے اور ہم سب کو اپنا مقبول اور محبوب بنالیجئے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَلِيْكٌ مُّقْتَدِرٌ مَّا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُوْنُ فَاَسْعِدْنَا فِي الدَّارَيْنِ وَكُنْ لَّنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا وَلَا تَنْصُرْ عَلَيْنَا وَاَعِذْنَا مِنْ هَمِّ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ يَارَبِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَجَآءَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَائَنَا يَامُعِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِنَّا يَا مُحِبَّ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ